بے عمل پیر
و
جاہل مُرید
حضرت علامہ مفتی
فیض احمد اویسی مدظلہ العالی بہاولپور
قطبِ مدینہ پبلشرز کھارادر کراچی

بے عمل پیر اور جاہل مرید

تصنیف

ملک التحریر مناظر اسلام
حضرت علامہ مفتی حافظ

محمد فیض احمد اویسی رضوی
مدظلہ العالی (بہاولپور)

باہتمام

جناب علامہ عطاء الرسول اویسی صاحب

ناشر: قطب مدینہ پبلشرز

0320-4027536 کھارادر کراچی: پاکستان

نام کتاب : "بے عمل پیر اور جاہل مرید"
مصنف : ملک التحریر مناظر اسلام حضرت علامہ
مفتی حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب
باہتمام : جناب علامہ عطاء الرسول اویسی صاحب
ناشر : قطبِ مدینہ پبلشرز کھارادر کراچی
فون :0320-4027536
اشاعت جدید: شعبان المعظم ۱۴۲۰ھ دسمبر ۱۹۹۹ء
ضخامت : صفحات ۴۰
قیمت : روپے
کمپوزنگ : عمیر قادری کمپوزنگ 603734

☆ ملنے کا پتہ ☆

۱۔ مکتبہ غوثیہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی نمبرا کراچی فون 4943368
۲۔ مکتبہ المدینہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی / شہید مسجد کھارادر کراچی 2314045
۳۔ مکتبہ المصطفی / ۴۔ مکتبہ قاسمیہ رضویہ ابراہٹ کارنر، سبزی منڈی کراچی۔
۵۔ ضیاء الدین پبلشرز شہید مسجد کھارادر کراچی فون 203918
۶۔ مکتبہ رضویہ، گاڑی احاطہ' آرام باغ کراچی فون 2637897
۷۔ مکتبہ البصری چھوٹی گٹی حیدر آباد سندھ فون 641926
۸۔ مدنی کیسٹ ہاؤس مرکز اولیس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور / ۹۔ سنی کتب خانہ مرکز اولیس دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور ۱۰۔ مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
۱۱۔ قادری کتب خانہ ' ۹۰ سیٹھی پلازہ علامہ اقبال چوک سیالکوٹ فون 591008
۱۲۔ مکتبہ ضیائیہ بوھڑ بازار راولپنڈی فون 552781

فہرست

نمبرشمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	ابلعد	۱
۲	جو خلافِ شرع کام کرے وہ پیر نہیں کاروباری ہے	۲
۳	حکایت، بایزید قدس سرہ	۳
۴	عرضِ اویسی	۴
۵	مرید ایسے ہوں	۵
۶	عارف رومی کا فیصلہ	۷
۷	سائیں توکل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۸
۸	حکایت، فائدہ	۱۰
۹	صحیح پیر کی علامت	۱۱
۱۰	رسمی جاہل پیر	۱۱
۱۱	ڈبہ پیر کی کہانی	۱۱
۱۲	پیری مریدی ضروری	۱۳
۱۳	بے پیر کا پیر شیطان	۱۷
۱۴	انتباہ	۱۹
۱۵	شرائط مرشد کامل	۲۱
۱۶	عالم ہونا	۲۲
۱۷	ہدایت	۳۰
۱۸	مرشد کو آزمانا نہیں چاہیے	۳۱
۱۹	لطیفہ	۳۳
۲۰	اعلحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت	۳۴
۲۱	آخری گذارش	۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم

اما بعد ! اہلسنت کا مسلک اسی ۸۰ فیصد پیری مریدی پر چل رہا ہے لیکن افسوس کہ ہمارے معاشرے میں پیری مریدی غلط طریقہ اختیار کر گئی ہے، اکثر پیر حضرات علم و عمل سے فارغ ہوتے ہیں اور بزرگانِ اسلام کے طفیل ان کے اکثر مرید دنیادار بھی ہیں، اسی لیے وہ اپنی پیری بحال رکھنے کے لیے مرید کو تاثر دیتے ہیں کہ وہ معرفت کے مرکز میں لہذا شریعت پر عمل کچھ ضرور نہیں حالانکہ ہمارے نزدیک شریعت کے خلاف ولایت و معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔

کیونکہ ولایت نبوت کا ظل ہے اور ظل اپنے اصل کے تابع ہوتا ہے، ولایت کا وجود اور اس کا تحقق و ثبوت ہیئت نبویہ اور اوصاف و اخلاقِ نبویہ کے تطابق و توافق میں مضمر و مستور ہے جس طرح آئینہ میں اسکے سامنے کھڑے ہوئے شخص کا عکس ہو بہو وہی ہوتا ہے، فرق صرف اصل اور فرع کا ہے کہ سامنے کھڑا شخص اصل ہے اور عکس در آئینہ اس کی فرع، ایسے ہی ولی، رسول اللہ ﷺ کا ظل اور عکس ہوتا ہے، یعنی اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قولاً و فعلاً اللہ کے رسول ﷺ کی زندگی کا نمونہ ہوتا ہے، اور یہ مطابقت اس حد تک اس پر غالب آتی ہے کہ اس کو فنافی الرسول کا بلند مقام حاصل ہوتا ہے، اور اس کی زیارت و ملاقات اس کی محبت و دوستی اور اس کی مصاحبت و مجالست کی برکات ایسی ہی ہوتی ہیں جیسی رسول اللہ ﷺ کی اپنی حیات میں، اسی چیز کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا، هم قوم لا يشقى جليسهم "وہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کی مجلس میں بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا،، ان کے روحانی انوار اور ان کی نیکی

کے اثرات دیکھنے والوں اور ان کے پاس بیٹھنے والوں کو متاثر کیے بغیر نہیں چھوڑتے، حضور اکرم ﷺ کی رسالت عامہ کا وصف آپ ﷺ کی امت کے اولیاء کے وجود سے ہے، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دیکھنے سے اللہ یاد آتا ہے غفلت کے حجابات اور پردے اٹھ جاتے ہیں اور اصل حقیقت انسان کے سامنے آجاتی ہے، پھر صراطِ مستقیم اس کے سامنے ہوتا ہے اور اس پر گامزن اور تیز رو ہوتا ہے۔

جو خلافِ شرع کام کرے وہ پیر نہیں کاروباری ہے

اللہ کا ولی خواہ وہ کسی درجہ میں ہو، قطب، ہو یا غوث یا محدث ہو یا مجدد ہو وہ اتباعِ رسول کی جیتی جاگتی اور چلتی پھرتی تصویر ہوتا ہے وہ ہدایت کا مجسمہ اور پیکر ہوتا ہے اس کی محبت اور دوستی اللہ کی محبت اور دوستی ہوتی ہے، ایسے ہی نفوسِ قدسیہ کی شان میں اللہ عزوجل نے فرمایا۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ (پ۱۱، س۱۰، یونس آیت ۶۲)

"خوب سنو! اللہ کے دوستوں کو نہ خوف ہے اور نہ غم"

حدیث شریف

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"بے شک اللہ کے بندوں میں وہ لوگ ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید مگر قیامت کے دن جو ان کی شان ہوگی اس کے سبب ان پر نبی اور شہید رشک کریں گے"

اولیاء اللہ کے جملہ کمالات نبی کی اتباع کا صدقہ ہیں فقیر سابقین اولیاء کرام کے واقعات عرض کرتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ ولی اللہ وہی ہوتا ہے جو شریعت کا پابند ہو۔

حکایت بایزید قدس سرہ

ایک شخص حضرت بایزید کی خدمت میں اس غرض سے آیا کہ وہ آپ کی کرامت ملاحظہ کرے، اس نے سمجھا ہوا تھا کہ ولی وہ ہوتا ہے جس سے کرامت کا ظہور ہو حالانکہ یہ غلط ہے، ولی وہ ہوتا ہے جو اتباع رسول کا سرچشمہ اور مظہر ہو، خیر وہ اپنے زعم کے مطابق حضرت جنید کی کرامت دیکھنے کے لیے پورا ایک سال آپ کی خدمت میں رہا لیکن اس کو آپ کی کوئی کرامت نظر نہ آئی تو وہ پراگندہ خاطر ہو کر جانے لگا، آپ نے بڑی محبت اور شفقت سے اس سے پوچھا، کہ کیوں کیا بات ہے؟ کیوں جارہے ہو ہم سے؟ تمہارے حق میں کیا قصور سرزد ہوا؟ اس نے کہا قصور تو کوئی نہیں ہوا مگر ایک سال میں مجھے آپ کی کوئی کرامت نظر نہیں آئی، آپ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ تم نے اس عرصہ میں میرا کوئی کام خلافِ سنت دیکھا ہے؟ اس نے برملا کہا، ہرگز نہیں، ہرگز نہیں! آپ نے فرمایا جاؤ جنید کی یہی کرامت ہے۔

انتباہ: ہمارے معاشرے میں پیر اسے سمجھا جاتا ہے جو کرامات دکھائے حالانکہ پیری مریدی کے لیے کرامات شرط نہیں شریعت کی پابندی شرط ہے۔

حکایت بایزید

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک مرید تھا جو اکثر آپ کی خدمت میں حاضر رہتا اس کی عادت تھی کہ وہ تبرک کے طور پر آپ کا پس خوردہ کھاتا اور جانتا کہ میری کشود کار اور نجات اسی میں ہے، حضرت بایزید نے اسے فرمایا کہا گر تو مجھ کو ذبح کر کے میرا گوشت اور ہڈیاں بھی کھا جائے تو تجھے اتباع رسول ﷺ کے بغیر کچھ حاصل نہ ہوگا۔

عرض اویسی

اسی لیے فقیر اپنے دور کے پیرانِ عظام سے عرض کرتا ہے کہ خود بھی اتباعِ رسول کی عادت بنایئے اور تلقین کیجئے تاکہ ایک ایک مرید کی ایک ایک تلقین پر سو سو شہیدوں کا ثواب نصیب ہو چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"جس نے میری مردہ سنت کا احیاء کیا اس کے نامہ اعمال میں سو شہیدوں کا ثواب لکھا جائے گا،،

بہت سے محقق علماء نے فرمایا "وہ عمل جو سنت کے مطابق ہو بہتر ہے اگرچہ قلیل ہو اس عمل سے جو سنت کے خلاف ہو، اگرچہ کثیر ہو،،

حکایت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکتوباتِ مجدد الف ثانی میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو فجر کی جماعت میں حاضر نہ پایا، آپ نے اس کی والدہ سے پوچھا والدہ نے کہا، ساری رات نوافل میں مصروف رہا صبح کو نیند کا غلبہ ہوا، جماعت میں حاضر ہونے سے رہ گیا، سیدنا امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "اگر وہ ساری رات سویا رہتا اور صبح کو نماز باجماعت ادا کرتا تو اس کے لیے ساری رات نفل پڑھنے سے افضل اور بہتر تھا۔

کشفی بزرگ کا واقعہ

ایک بزرگ فجر کی نماز ایک مخصوص مسجد میں اس کے امام کے پیچھے پڑھا کرتے تھے ایک دن وہ جماعت میں نماز کی دوسری رکعت میں شامل ہوئے اپنی چھوڑی ہوئی رکعت امام کے سلام کے پھیرنے سے قبل ہی پڑھنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے سلام کا معمول کے مطابق انتظار نہ کیا، امام صاحب نے پوچھا

حضرت یہ یہاں آپ نے کیا کیا، سلام کا انتظار آپ نے کیوں نہیں کیا' آپ نے فرمایا کہ امام کے سلام کا انتظار اس لیے کیا جاتا ہے کہ شاید امام کے ذمہ سجدہ سہو ہو، میں نے کشف سے معلوم کیا کہ تمہیں سہو نہیں، امام صاحب نے فوراً فرمایا، کشف پر عمل کرنا ضروری نہیں، سنت پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے، کشف کی سنت کے بالمقابل کیا حقیقت ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی محبت کی علامت اتباعِ سنت فرمایا ہے۔

مرید ایسے ہوں

حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کے وضو کے پانی کو جو اعضاء شریفہ سے مس ہو کر گرتا، اس کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اور اپنے مونہوں پر ملتے، آپ نے دریافت فرمایا تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ عرض کیا آپ کی محبت کی وجہ سے آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ تم سے اللہ اس کا رسول محبت کرے تو تم۔

"جب بولو سچ بولو، اور جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو، اور اپنے ہمسایہ سے نیک سلوک کرو،،

(وہ محبت جو اتباع سے خالی ہو، کس کام کی ؟)

اصل بات یہ ہے کہ اولیاء اللہ اپنے عمل و کردار اور عادت و خصائل سے سنت کا احیاء کرتے ہیں چونکہ ان کا ہر فعل قالبِ سنت میں ڈھلا ہوا ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

کونوا مع الصادقین

تم ان سچوں کے ساتھ رہو تاکہ ان کی صحبت کے انوار سے تمہیں حضور نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق حاصل ہو، اولیاء اللہ سے اسی لیے

نسبت ہو جاتی ہے اور ان کو اپنا رہبر بنایا جاتا ہے کہ صراط مستقیم جو دین اسلام اور اتباع رسول سے عبارت ہے، ورنہ اگر وہ اتباع رسول سے محروم ہے (داڑھی مونڈتا ہے، خشخشی داڑھی والا ہے نماز نہیں پڑھتا، حلال و حرام کا امتیاز نہیں رکھتا وغیرہ وغیرہ وہ شرعی روحانی اور حقیقی پیر و مرشد نہیں بلکہ رسمی، کاروباری آدمی ہے جن کو ہم اولیاء اللہ کہتے ہیں، قیامت میں یہ ان میں سے نہ ہوگا بلکہ یہ دوسری عوام میں ہوگا جن کو اپنی پڑی ہوگی جب یہ خود گم ہو قیامت میں مریدوں کے خاک کام آئے گا، جو لوگ خلافِ شرع پیروں کے مرید ہو رہے ہیں وہ خود سوچ لیں کہ ۔

آنکه خود گم است کرا رہبری کند

ان خلافِ شرع پیروں سے دنیوی کام تو لیتے رہو مثلاً تعویذات لینا، دم درود کرانا، دعائیں کرانا، یہ ان کی آبائی پیشہ ہے یا وہ اگر سیاست میں حصہ لیتا ہے تو حکومتی امور کے لیے کام کرانا وغیرہ وغیرہ لیکن اولیاء اللہ نہیں بلکہ کاروباری لوگ ہیں جیسے تجارت پیشہ ہے کوئی پیشہ ہے یہ پیری مریدی پیشہ در ہیں، ایسے لوگوں سے اسلامی، روحانی، شرعی، حقیقی بیعت ناجائز ہے، ایسے پیروں سے رسم ادا کرنی ہے تو تم جانو تمہارا کام ورنہ تمام سلاسل طیبہ (قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اویسیہ) کے تمام اولیاء کرام و مشائخ عظام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ خلافِ شرع کام کرنے والا پیر و مرشد بننے کے لائق نہیں نہ اس کی بیعت جائز ہے نہ سلسلہ بیعت، کا دعوی صحیح وہ سبزی فروشی کی طرح ایک دھندہ ہے بلکہ اس سے بدتر کہ سبزی فروشی و دیگر پیشہ کا نام کسب حلال ہے اور خلافِ شرع ہو کر رسول اللہ ﷺ کا نائب بننا اور عوام کو دھوکہ دینا ابلیس کی شیوہ ہے۔

ڈاکٹر اقبال مرحوم نے خوب فرمایا۔

شود بے معنی راز خرقہ پوش

آہ زیں سوداگرانِ دین فروش

یعنی ہر لمبے بالوں والے نے خرقہ پوشی اختیار کی ایسے دین فروش سوداگروں کے ہاتھ سے فریاد ہے۔

جس شخص کے اخلاق و اطوار، افعال، و اقوال، سنتِ رسول خدا ﷺ کے مطابق نہ ہوں، وہ کسی صورت میں بھی پیر بننے کے لائق نہیں۔

عارف رومی کا فیصلہ

مولانا روم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایسے ہی ڈاکو اور پیشہ ور پیروں کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔

کارشیطان میکند نامش ولی

گرولی ایں است لعنت برولی

کام شیطان کے کرتا ہے اور ولی کہلاتا ہے اگر ولی ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں تو ایسے ولی پر خدا کی لعنت ہو (ارشادِ خداوندی)

خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلاَ تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطاً (پ ۱۵ سورہ الکھف)

ترجمہ: مت تابعداری کر اس شخص کی کہ جس کا دل ہم نے اپنی یاد (ذکرِ الٰہی) سے غافل کیا ہے، اور اس نے اپنے نفس سرکش (خواہش) کی پیروی کی ہے اور اس کا کام حدِ (شریعت) سے نکلا ہوا ہے۔

جو فقیر اپنی ہوائے نفس کا مغلوب ہے

اس کو کیا کہیے نہ سالک ہے نہ وہ مجذوب ہے

آج کل اکثر غیر شرع بے نماز، بدمذہب اور علوم دینیہ سے ناواقف

لوگ پیر بنے بیٹھے ہیں، اور سادہ لوح لوگوں کے ایمان اور مال پر ڈاکہ زنی کرتے پھرتے ہیں، ایسے لوگوں کے دامِ فریب میں ہر گز نہ آنا چاہیے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس نہ ہر دستے بیایددا دوست

ان لوگوں کی مثال یہ ہے کہ گویا ابلیس ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کا لباس پہنے ہوئے ہیں، بس ہر ایک انسان کے ہاتھ پر بیعت (جو نجات اُخروی کا ایک ذریعہ ہے) ہر گز نہیں کرنی چاہیے۔

مولائے کریم رؤف الرحیم ایسے دھوکہ باز پیروں سے سادہ لوح مسلمانوں کو بچائے جو صالحین کا شعار اختیار کر کے بزرگانِ دین کا نام بدنام کرتے پھرتے ہیں، ہم سب کو محفوظ فرمائے۔

سائیں توکل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

آپ بھی فقیر اویسی غفرلہ کی طرح رسمی پیروں کے مخالف تھے اسی لیے رسالہ ھذا میں ان کی چند مفید حکایات ملاحظہ ہوں۔

حکایت

ایک بار ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ حضور میرا مرید مجھ سے پھر گیا فرمایا کدھر گیا، اس نے کہا ایک اور بڑے بزرگ ہیں ان کے پاس چلا گیا فرمایا کس واسطے چلا گیا عرض کیا اللہ کا نام سیکھنے گیا، آپ نے فرمایا اللہ کی طرف بلانا چاہیے، اپنے نفس کی طرف نہیں بلانا چاہیے وہ اللہ کی طرف گیا ہے اس نے اچھا کیا تمہیں بھی ثواب ہوگا۔

(یہ شخص رسمی پیر تھا اور دوسرے بزرگ بہت بڑے کامل تھے) پھر فرمایا جو ناقص [illegible] کامل نے پیدا کیا ہوا سے چاہیے کہ

[illegible] کامل بھی اور جاہل مرید

لوگوں کو مرید کر کے قید نہ کرلیا کرے بلکہ آزاد چھوڑ دیا کرے کہ جہاں کہیں اسے کوئی کامل مردِ خدا ملے اُسی سے وصلِ الٰہی جو مقصود اصل ہے حاصل کرے، قیامت کے دن ایسے لوگوں کی گردن پر جو کامل نہ تھے اور لوگوں کو مرید کر لیا کرتے تھے بڑا وبال ہوگا، پھر فرمایا اگر کوئی کامل مرد موجود ہو اس کا مرید یا کوئی غیر شخص کسی کو اس کا مرید کرادے تو جس قدر ثواب پیر کو اللہ کا نام بتانے کی وجہ سے ہوا ہے اتنا ہی ثواب مرید کرانے والے کو بھی ہوگا، کیونکہ اسے اللہ کے نام کا راستہ بتایا ہے یعنی خدا کی طرف بلایا ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے

الدَّالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِه

(ترجمہ) نیکی کی دلالت کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے،

اویسی غفرلہ

اور حدیث شریف میں اس ثواب کا اندازہ بھی آیا ہے، چنانچہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص زمین سے آسمان تک سونے سے بھر کر اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ کردے تو جس قدر ثواب اس شخص کو ہوا ہے اسی قدر ثواب اس کو ہوگا جو ایک شخص کو ہدایت کرے۔

فائدہ

ایک روز ارشاد فرمایا۔

اگر فقیر اس نیت سے لوگوں کو مرید کرے کہ ان سے مجھے دنیاوی فائدہ ہوگا، روزی کی طرف سے فراغت حاصل ہوگی یا شہرت و ناموری ہوگی، لوگ بزرگ کہیں گے یا امیر کو اس خیال سے کہ یہ مجھے زیادہ نذریں روپے دے گا، مرید کرلے اور غریب کو نہ کرے، یہ سب شرک ہے فقیر کو اس قسم کے خیالات سے پاک رہنا چاہیے، اور جس کسی کو بیعت کرے محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے واسطے کرے، چنانچہ ہمیں ایک واقعہ یاد آگیا۔

حکایت

لوائل میں ہم سے ایک امیر بیعت ہوا، ہمیں خیال آیا کہ یہ امیر ہے
اس سے ہمارے لنگر اور درویشوں کو بہت مدد ملے گی، اللہ تعالیٰ نے ہم پر ایسا
فضل کیا کہ وہ امیر آج تک ہمارے پاس آیا ہی نہیں اور بجائے اس کے کہ
دوسرے دن ہی ایک اور غریب آیا جس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور بظاہر
بہت ہی مسکین نظر آتا تھا۔ اس نے یہاں کے درویشوں کی بہت خدمت کی اور
اسے بھی خدا کا نام حاصل ہو گیا۔ اس وقت ہم نے سمجھا کہ یہ نفس کا خطرہ تھا۔

فائدہ

اس واقعے سے گویا اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھا دیا کہ میری ذات پر بھروسہ رکھنا
چاہیے میں جس سے چاہوں خدمت کرا دوں چنانچہ اب ہمارا یہ حال ہے کہ یہ
لوگ جو ہمارے پاس آتے ہیں اگر چلے جائیں تو غم نہیں اور آجائیں تو خوشی نہیں۔

حکایت

ایک دفعہ بہت سے سر منڈے گداگر فقیر خدمت شریف میں آئے جو
سر ہلاتے اور بزرگان کا نام لیتے تھے، حضور نے تین تین پیسے ان کو دلا دیئے میں
نے عرض کیا حضور یہ بھی صورت تو فقراء کی بنائے پھرتے ہیں، معلوم نہیں
ان کے اندر بھی کچھ فقیری کا اثر ہے یا نہیں؟ تو اس پر فرمایا یہ تارک الدنیا کے
لباس میں طالبِ دنیا پھرتے ہیں، دوسرے روز اور ہندو فقیروں کا گروہ جو حاجی
رتن کے چیلے کہلاتے تھے آیا ان کو بھی حضور نے چار چار پیسے دلا دیئے میں نے
عرض کیا حضور ان ہندو فقیروں میں بھی کوئی صاحبِ کمال ہوتا ہے فرمایا!
مولوی صاحب یہ بھی تاریک الدنیا کے لباس میں طالبِ دنیا ہیں اور دنیا کی طلب

اس وقت گزار رہے ہیں۔

صحیح پیر کی علامت

آج کل پیروں پر نگاہ ڈالیے، کیا ان لوگوں میں سے اکثر میں شیخ کامل کی بنیادی شرائط پائی جاتی ہیں؟ کیا یہ عالم قرآن ہوتے ہیں؟ کیا عدالت و تقویٰ جیسی صفاتِ حسنہ ان میں عموماً پائی جاتی ہیں۔ کیا عموماً ان میں دنیا کی رغبت نہیں ہوتی؟ کیا یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے عادی ہوتے ہیں؟ کیا کسی کامل سے انہیں مستفیض ہونے کی توفیق ہوتی ہے؟ جہاں تک حالات کی توفیق و جستجو آپ کریں گی ان صفات کا مجموعہ کیا ایک صفت میں ان میں نظر نہ آئے گی۔

رسمی جاہل پیر

قرآن سے بے خبر، تقویٰ سے محروم، دنیا کے عاشق، امر بالمعروف سے عاری، اخذِ فیض سے بے بہرہ بلکہ اکثریت ان میں اخلاقی مجرموں کی نظر آئے گی، کیا ہر روز آپ اخبارات میں نہیں پڑھتے؟ فلاں جگہ "پیر صاحب،، تشریف لائے، جاتے وقت لڑکی اغواء کرتے چلے گئے، ایک بزرگ کی صورت نازل ہوتے ہیں نوٹ دُگنے کرنے کی "کرامت،، اور سونا بڑھا دینے کی "بزرگی،، جتلانے لگے، لوگوں نے لالچ میں آکر نقدی جمع کر دی "پیر صاحب نے کمال ہوشیاری اور چالاکی سے ہتھیالیا اور روپوش ہو گئے۔ اور تو جانے دیجئے، لاہور جیسے مرکزی شہر، جہاں زیورِ علم اور عقل سے عوام آراستہ پیراستہ ہیں اور جہاں سادہ لوح آدمی کا آنا جانا بھی خالی از خطرہ نہیں وہ ان لیٹروں نے اڈے بنا رکھے ہیں۔

ڈبہ پیر کی کہانی

ہم نے اخبارات میں یہ قابلِ افسوس خبر پڑھی تھی، کہ علاقہ مزنگ

میں ایک پیر صاحب تشریف لائے جن کی بڑی "کرامت،، یہی تھی کہ نوٹ ڈگنے کرتے تھے، ایک صاحب اچھے خاصے پڑھے لکھے تھے امتحان کے طور پر "پیر صاحب کے پاس کافی نوٹ لے آئے جن میں کچھ اپنے تھے، کچھ ادھر ادھر سے ادھار لیے گئے تھے اور "پیر صاحب،، کے سامنے رکھ کر فرمانے لگے "اگر آپ واقعی نوٹ ڈگنے کر سکتے ہیں تو اس کو کر دیں۔ آپ نے فرمایا میری دو شرطیں ہیں، ایک یہ کہ ان کو میرے حوالے کرنے کے بعد مجھے ایک گھنٹہ تخلیہ میں رہنے دیجئے، اور دوسری یہ کہ ان کو جس چیز میں لپیٹ کر دوں تین دن کے بعد اسے کھولیں،، چنانچہ دونوں شرطیں طے ہو گئیں اور پیر صاحب نے تخلیہ میں بیٹھ کر نوٹ سنبھال لیے، اور ردی کاغذوں پر اور کاغذ لپیٹ کر اس کے حوالے کر دیئے اور خود چلتے بنے، تیسرے روز جب کاغذ کھولے گئے تو اندر سے ردی کاغذ دیکھ کر نوٹ لانے والے نے اپنا سر پیٹنا شروع کر دیا، مگر اب کیا ہو سکتا تھا؟ پیر صاحب تین دن سے لاپتا تھے یہ تو شہروں اور خصوصاً مرکزی شہروں کا حال ہے۔

"پیر کرم شاہ،، (کرنل لارنس (Col Lawrence) بھی لاہور جیسے انگریزوں کی شہروں میں "پیر،، کے بھیس میں انگریزوں کی جاسوسی کرتا رہا اس سے اندازہ لگایئے کہ دیہات میں عوام کالانعام کو کیا کیا سبز باغ دکھاتے ہوں گے، دورِ حاضرہ ایسے غلط کار اور بے عمل پیروں کے حالات پڑھ کر بعض لوگ پیری مریدی کا لفظ سن کر ڈر جاتے ہیں ادھر بد مذاہب (وہابی وغیرہ) ان بے عمل پیروں کی کہانیاں سنا سنا کر عوام کو اولیاء کرام سے بدظن کر کے اپنے دامِ تزویر پھنسا لیتے ہیں، اسی لیے ضروری ہے کہ عوام اہلسنت سچے پیروں، مرشدوں کا دامن پکڑیں اور علمائے اہلسنت کا فرض بنتا ہے کہ وہ عوام کو غلط پیروں کی مذمت کریں اور سچے پیروں مرشدوں کی علامات بتائیں، نہ یہ کہ غلط

پیروں کی خوشامد کریں اس سے تو قیامت میں خوشامدی مولوی کو سخت سزا ملے گی۔ اگر خاموش ہے تو شیطان اخرس (گونگا شیطان) لقب پائے گا۔

پیری مریدی ضروری

اس موضوع پر فقیر نے ایک علیحدہ تصنیف جمع کی ہے یہاں صرف ایک آیت (وسیلہ) مع شرح اور حوالہ جات تفاسیر اور علمائے اسلام عرض کرتا ہے تاکہ اس مقدس طریقہ کی حقیقت معلوم ہو۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

يٰأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيْلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (پ٦ ع١٠)

ترجمہ: "اے ایماندارو اللہ سے ڈرو، اور اس کیطرف وسیلہ تلاش کرو، اور اس کی راہ میں کوشش کرو تاکہ تم خلاصی پاؤ۔

آیت مذکور کی تفسیر میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد ماجد سے نقل کر کے وسیلہ سے مراد ذاتِ مرشدلی ہے اور جن لوگوں نے لفظ وسیلہ کے معنی قرآن شریف یا ذاتِ رسول علیہ السلام اختیار کیے ہیں ان کو شاہ صاحب یوں جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے اس آیت میں مومنوں کو خطاب کر کے وسیلہ کی تلاش کا حکم فرمایا ہے اور کوئی شخص جب تک قرآن شریف اور جناب رسالت مآب علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان نہ لائے مومن نہیں ہوتا، یعنی مومن وہی ہے جو قرآن پاک اور رسول علیہ السلام کو دل سے حق مان چکا ہوگا۔ پس وہ وسیلہ کوئی اور وجود ہوگا جس کی تلاش کا بندوں کو قرآن اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کے بعد حکم ہوتا ہے اور وہ مرشد کی ذات ہے جو بندے کو مولا سے واصل کردیتا ہے شریعت پر چلنے کا لوگوں کو حکم

کرتا ہے، بدی سے روک کر لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتا ہے اللہ عزوجل و رسول ﷺ کی محبت کو دلوں میں قائم کرتا ہے، اگرچہ ہادی حقیقی خدا کی ذات ہے، وہ جسے چاہے ہدایت کرے مگر یہ بھی اس حکیم کی حکمت ہے کہ دنیا کو عالم اسباب بنا کر ہر ایک چیز کو سلسلہ اسباب میں ایسا بند کر دیا کہ جیسے کوئی بچہ بغیر ماں باپ کی پیدا نہیں ہوتا، اسی طرح سے پیر اور مرید کے تعلق کے بدوں کوئی طالبِ حق خدا سے واصل نہیں ہو سکتا یعنی جب تک کوئی پیر کاملِ دستیاب نہ ہو ہدایت کا حاصل ہونا محال ہے۔ یہی قاعدہ دنیا کی ہر ایک چیز پر جاری ہے،

حضرت مولانائے روم فرماتے ہیں۔

ہیچ کس از نزد خود چیزے نشد
ہیچ آہن خنجر تیزے نشد
ہیچ حلوائی نہ شد استاد کار
تاکہ شاگرد شکرریزے نشد
مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تاغلام شمس تبریزے نہ شد

یعنی کہ کوئی آدمی اپنے آپ کو کچھ نہیں بن سکتا جیسے کہ کوئی لوہا خواہ وہ کیسے ہی اعلیٰ درجہ کا ہو لوہار کی محنت کے بغیر تلوار نہیں بن سکتا، دوسرے بیت میں یوں فرماتے ہیں کہ تلوار کا بننا تو بڑا کام ہے، مٹھائی جو صرف تین چیزوں (گھی چینی میدہ) سے بنتی ہے یہ بھی کسی حلوائی کی شاگردی کے بغیر نہیں بن سکتی، تیسرے بیت جو اس غزل کا مقطع ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مولوی بھی جب تک شمس تبریزی کا غلام نہ بنا یہ بھی مولانائے روم کہلانے کا مستحق نہیں ہوا۔ نتیجہ یہ کہ کوئی بڑے سے بڑا اور چھوٹے سے چھوٹا کام کسی دوسرے کی امداد کے بغیر اس دنیا میں نہیں ہو سکتا، یعنی جب مٹھائی جیسی چیز بھی استاد کی مدد کے بغیر اس دنیا میں نہیں بن سکتی تو ایک خاک کے پتلے کا مقرب بارگاہ الٰہی عزوجل بن

جانا پیر کی امداد کی بغیر کیسے ممکن ہے، دوسری جگہ مولانا نے روم اس طرح فرماتے ہیں۔

پیر رابگزیں کہ بے پیرایں سفرا!
ہست بس پر آفت و خوف و خطرا!
کامدریں رہ بارہا تو رفتئہ !
بے قلادز اندراں آشفتئہ!

یعنی جن راہوں میں تو ہر روز چلتا پھرتا ہے ان میں بدرقہ کی امداد کے بغیر بھول جائے تو راہِ سلوک جس کو تو نے کبھی نہیں دیکھا اور جس میں نفس جیسے اور شیطان جیسے راہزن موجود ہوں اس میں کسی راہ نما کی امداد کے بغیر تو کیسے چل سکتا ہے، آج کل کا مشاہدہ گواہ ہے کہ اس زمانے میں وہی لوگ زیادہ تر گمراہ ہوئے جن کا کسی سلسلہ پیرانِ عظام سے تعلق نہ تھا، جن لوگوں نے کسی خلیفہ رسول یعنی پیر کامل کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دیا اور خود بخود اس راہ کو طے کر کے پیر بننے کی کوشش کی وہ شیطان کا شکار ہوئے، اور اس ہدایتِ شیطانی کے موافق اور لوگوں کو بھی گمراہ کیا، یہی وجہ ہے کہ آئے دن ایک نیا فرقہ جاری ہوتا ہے اور اس فرقہ کے خیالات بھی نئے ہوتے ہیں قرآن پاک اور احکام شریعت کو اپنے خیالات کے موافق بنانا چاہتے ہیں، تاویل کے پیرایہ میں تحریفِ قرآنی کرتے ہیں، احادیث نبویہ کو الٹ پلٹ کر اپنی رائے کے ماتحت بناتے ہیں، خود ہادی بنتے ہیں، اس طرح سے خود گمراہ ہوتے ہیں، اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، مرشد برحق کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ان جان و ایمان کے دشمن فریبی راہزنون سے لوگوں کو بچایا جائے۔

اہلسنت کی مستند و معتبر تفسیر روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں حضرت امام اسماعیل حقی حنفی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

یَقُولُ الْفَقِیْرُ ثبتَ بِهٰذِهِ الآیَته سنتهُ الْمُبَایعَته وَاَخَذُ التَّلْقِین

مِنَ الْمَشَائِخِ الْکِبَارِ وھم الَّذِیْنَ جَعَلَھُمُ اللّٰہُ قُطْبَ اِرْشَادٍ بِاَنْ اَوْصَلَھُمْ اِلَی التَّجَلِّی الْعَیْنِیْ بَعْدَ التَّجَلِّی الْعِلْمِیِّ (روح البیان ج ۹ صفحہ ۲۱ / ۲۲)

ترجمہ: فقیر اسمٰعیل حقی کہتا ہے کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیعت ہونا اور مشائخ کبار سے یوں اخذ فیض کرنا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے طریقہ چلا آرہا ہے، اور مشائخ کبار وہ حضرات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی دینی، دنیوی، اور اخروی رہنمائی کا مرکز بنایا کیونکہ اس نے انہیں علم ظاہری (شریعت کا علم) کا نور عطا کر کے انہیں نورِ بصیرت (دل کا نور) عطا کیا۔

قطبِ ارشاد کا لفظ بتا رہا ہے کہ ایسے پیرو مرشد کی بیعت ہوں جو ارشاد (رہنمائی کرنے) میں مرکزی حیثیت رکھتا ہو، کہ قطب کے معنی مرجع کے ہیں یعنی وہ راہنمائی میں مرکز و مرجع ہو کہ عوام الناس دینی معاملات میں اس کی طرف رجوع لاتے ہیں اور علماء اس سے مشورے لیتے ہوں یا کم از کم اسے اہلِ علم و تحقیق تصور کرتے ہوں، اس کے بعد جو فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے علمی تجلی کے بعد عینی تجلی سے نوازا ہو یعنی ضروری ہے کہ وہ قرآن و سنت کا عالم ہو اور ساتھ ساتھ صوفی بھی ہو اور صوفی سے مراد صاحبِ طریقت ہے یعنی وہ قادری، نقشبندی، چشتی اور سہروردی ایسے مسلمہ سلسلوں میں سے کسی نہ کسی سے لے کر حضور ﷺ تک مسلسل چلا جاتا ہو درمیان میں کہیں ٹوٹتا نہ ہو، بلکہ حضور اکرم ﷺ تک متصل و برابر پہنچا ہوا ہو اور اسے مشائخ نے دوسروں کو بیعت کرنے کی اجازت و خلافت بھی عطا کی ہو، ایسے شخص کو پیرو مرشد نہ بنائیں جو عالمِ دین نہ ہو اور عالمِ دین وہ ہے جسے دوسرے مشاہیر و مسلم علماء کرام عالمِ دین تسلیم کرلیں نہ کہ وہ جسے ان پڑھ عوام یعنی علم دین سے ناواقف لوگ عالمِ دین سمجھیں

بے پیر کا پیر شیطان

آئمہ کرام فرماتے ہیں کہ بے پیرو بے مرشد کا پیرو مرشد شیطان ہے چنانچہ تفسیر روح البیان میں علامہ امام اسمٰعیل حقی علیہ الرحمتہ لکھتے ہیں۔

کہ "حضرت ابو یزید بسطامی علیہ الرحمہ نے فرمایا" مَنْ لَمْ یَکُنْ لَهٗ اُسْتَاذٌ فَاِمَامُهُ الشَّیْطَانُ،، یعنی جس کا کوئی پیر نہیں اس کا امام و مرشد شیطان ہے اور استاذ ابو القاسم القشیری اپنے پیرو مرشد شیخ ابو علی وقاق رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ کوئی پودا جب از خود اگتا ہے بغیر اس کے کہ کوئی اسے اگائے وہ پتے تو لائے گا، مگر پھل نہیں دے گا، اور ہو سکتا ہے کہ کوئی خود رو پودا پھل بھی دے مگر اس کا پھل باغ والے درختوں اور پودوں کے پھلوں کی طرح خوش ذائقہ نہ ہوگا، اگر ایک پودے کو کوئی استاذ ماہر اپنے ہاتھ سے ایک جگہ سے اکھیڑ کر دوسری جگہ لگادے تو اس کا پھل بہت ہی عمدہ ہوگا کیونکہ اسے استاذ و مرشد کے ہاتھ لگے ہیں، مرشد کی اہمیت کی اس سے بڑی دلیل اور کیا ہوگی کہ استاذ ماہر کے سدھائے ہوئے اور تعلیم و تربیت دیئے ہوئے کتے کا شکار حلال اور دوسرے کتے کا، جو سدھایا نہیں گیا، شکار حرام ہے اور فرماتے ہیں کہ مشائخ کا فرمان ہے "مَنْ لَمْ یَرَ مُفْلِحاً لَایُفْلِحُ،، کہ جس نے مرشد کا دامن نہ پکڑا وہ کامیاب نہ ہوگا،، (روح البیان شریف ج ۹ صفحہ ۲۲، ۲۳)

بیعت کے سلسلہ میں قرآن مجید کے ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

یَااَیُّهَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوااللّٰهَ وَکُوْنُوْامَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

علامہ امام اسمٰعیل حقی علیہ الرحمہ تفسیر روح البیان میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ

ثُمَّ الصَّادِقُوْنَ هُمُ الْمُرْشِدُوْنَ اِلٰی طَرِیْقِ الْوُصُوْلِ

پھر "سچوں"، سے مراد پیرو مرشد ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ دکھاتے ہیں۔ (روح البیان ج ۳ صفحہ ۵۳۲)

اس کے بعد حضرت حقی علیہ الرحمۃ لولیاء حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں انھوں نے ارشاد فرمایا کہ۔

اِنْ لَمْ تَجْرِ اَفْعَالُکَ عَلٰی مُرَادِ غَیْرِكَ لَمْ یَصِحَّ لَکَ اِنْتِقَالُ عَنْ هَوَاكَ وَلَوْ جَاهَدْتَ نَفْسَکَ عُمْرَكَ فَاِذَا وَجَدْتَّ مَنْ یُحَصِّلُ فِیْ نَفْسِکَ حُرْمَتَهُ فَاخْدِمْهُ وَکُنْ مَیِّتاً بَیْنَ یَدَیْهِ یَصْرِفُکَ کَیْفَ یَشَآءُ لا تَدْبِیْرُلَکَ فِیْ نَفْسِکَ مَعَهُ تَعِشُ سَعِیْدًا اَمْبَادِرًا لِاِمْتِثَالِ مَایَا مُرُكَ بِهٖ وَیَنْهَاكُ عَنْهُ الخ

اگر تمہارے کام کسی اور (یعنی پیرو مرشد) کی مرضی و مراد کے مطابق نہیں انجام پاتے تو تم اپنے نفس کی خواہش سے خلاصی نہیں پاسکتے، اگرچہ تم عمر بھر مجاہدے کرتے پھر دلیں جب تم کسی ایسی بزرگ ہستی کو پاؤ کہ اس کی دینی، و روحانی عظمت تمہارے دل میں بیٹھ گئی ہے تو اسے اپنا مرشد بنالو اور اس کے سامنے ایسے ہوجاؤ جیسے مردہ بدست زندہ وہ جیسے چاہے تم پر حکم چلائے تم اپنے بارے میں اس سے بے نیاز ہوکر کچھ نہ سوچو تب تم نیک بختی کی زندگی گزارو گے تم اس کے ہر حکم کی اتباع کرو۔

پھر فرماتے ہیں کہ تم جو بھی کام کرو اپنی خواہش سے نہیں مرشد کی اتباع کی نیت سے کرو کیونکہ وہ تمہاری دنیاو آخرت کی بھلائی تم سے زیادہ جانتا ہے پھر فرماتے ہیں کہ۔

فَاسْعَ یَابُنَیَّ فِیْ طَلَبِ شَیْخٍ یُرْشِدُكَ وَیَغْصِبُ خَوَاطِرَكَ حَتّٰی تَکْمُلَ ذَاتُکَ الخ (تفسیر روح البیان ج ۳ صفحہ ۵۳۲)

پس اے بیٹے پیرو شیخ کے دامن پکڑنے میں جلدی کر جو تیری

راہنمائی کرے اور تیرے دل کی اصلاح کرے حتیٰ کہ تیری ذات کامل ہو جائے۔

فائدہ

شیخ اکبر علیہ الرحمۃ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہم میں سے ہر شخص کو ایسے پیر و مرشد کے دامن پکڑنے میں تاخیر نہیں کرنا چاہیے جو کتاب و سنت کی روشنی میں ہماری راہنمائی کرے اور ہمارے دلوں میں جو الجھنیں، پریشانیاں اور بے سکونی کی کیفیتیں پیدا ہو جاتی ہیں قرآن و سنت کا عالم و ماہر ہو، قرآن و سنت کی تعلیمات کے ذریعے انہیں دور کر کے سینوں کو اطمینان و سکون کے انوار سے منور کر دے۔

انتباہ

جہاں مرشد کا دامن پکڑنا ضروری ہے وہاں آج کل کے دور میں شرائط پر پورا اترنے والے کو تلاش کرنا ضروری ہے ورنہ دورِ حاضرہ میں ہزاروں بھروپیے اس بھیس میں ابلیس کے چیلے ہوتے ہیں اسی لیے حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے فرمایا۔

بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستی بنایددا دوست

دنیا میں بہت سے ابلیس (شیطان) انسانوں کی شکل میں پھرتے ہیں اسی لیے ہر ہاتھ میں ہاتھ نہیں دینا چاہیے۔

کارِ شیطان می کند نامش ولی
گر ولی ایں است لعنت بر ولی

یعنی کام تو شیطان والے کرتا ہے اور کہلاتا ولی ہے ایسے ولی پر لعنت ہو دیکھ لیجئے آج کل اسی طرح بہت سارے لوگوں نے ولایت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور اپنے چند مخصوص چیلوں کے ذریعے اپنی مشہوری کرا کے اپنا کاروبار چلا رکھا

ہے، حالانکہ شریعت مطہرہ سے ناواقف اور علوم دینیہ کا ایک لفظ نہیں جانتے،
لیکن سیدھے سادے مسلمانوں کے ایمان ضائع کرتے اور اولیاء کرام اور پیران
عظام کو بدنام کرتے پھرتے ہیں۔

اقبال نے بھی ایسے لوگوں پر نفرین کی ہے فرماتے ہیں۔

شود ہر مود رازے خرقہ می پوش
آہ زیں سود گراں دیں فروش

یعنی یہ لوگ لمبے لمبے بال رکھ کر اور پری کا چغہ پہن کر دین فروشی
کرتے ہیں ان دین فروشوں پر بڑا ہی افسوس ہے۔

لہذا مسلمانوں کو ان دین فروشوں سے بچنا چاہیے، اور کسی پابند شریعت
صحیح العقیدہ بزرگ کا دامن تھامنا چاہیے اور اگر کسی اس قسم کے گندم نما جو
فروش پیر کے پھندے میں آجائے اور بیعت کر بیٹھے تو چاہیے کہ پتا لگا کر کسی کامل
پر کیطرف رجوع کرے۔

آج کل کے جاہل پیر اور انکے جاہل مرید یہ بھی کہتے ہیں کہ دوسری
جگہ بیعت نہیں ہو سکتی، اور اگر کوئی مسلمان مخالف شریعت اور جاہل پیر کو چھوڑ
کر کسی دوسری جگہ بیعت کرلے تو اس کو مرتد طریقت اور نہ جانے کن کن
خطابات سے نوازتے ہیں، حالانکہ بزرگان دین اور بانیان طریقت کا یہی ارشاد ہے
کہ ایسے پیر سے جو کہ خلافِ شریعت ہو سرے سے بیعت نہیں ہوتی، لہذا بیعت
دوسری جگہ کرنی چاہیے چنانچہ اس جگہ پر سرکار سرہند حضرت مجدد الف ثانی
رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک مکتوب شریف درج کر کے اکتفا کرتا ہوں آپ مسائل
کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آپ کا خط پہنچا جس میں آپ نے لکھا تھا کہ اپنے پیر کے زندہ اور
موجود ہونے کے باوجود اگر کوئی طالب دوسرے شیخ کے پاس جائے اور حق طلب

کرے تو جائز ہے کہ نہیں۔

جاننا چاہیے کہ مقصودِ حق تعالیٰ ہے اور پیر حق تعالیٰ تک پہنچنے کا وسیلہ ہے، اور اگر طالبِ رشید اپنے آپ کو کسی اور شیخ کے پاس لے جائے اور اس کی بیعت میں اپنے دل کو جمع پائے تو جائز ہے کہ پیر کی زندگی میں پیر کے اذن کے بغیر طالب اس شیخ کے پاس جائے اور اس سے رُشد و ہدایت طلب کرے، لیکن چاہیے کہ پیر اوّل کا انکار نہ کرے اور نیکی کے ساتھ اس کو یاد رکھے خاص کر اس وقت کی پیری مریدی جو محض رسم و عادت کے طور پر ہے۔ جب اس وقت کے پیروں کو اپنی خبر نہیں، اور کفر و ایمان کا پتہ نہیں پھر خدا تعالیٰ کی کیا خبر بتلائیں گے، ایسے مرید پر ہزار افسوس ہے کہ اس طرح کے پیر پر اعتقاد کرکے بیٹھ رہے، اور دوسرے کی طرف رجوع نہ کرے، اور خدا تعالیٰ کا راستہ اختیار نہ کرے، یہ شیطانی خطرات ہیں جو کہ پیر ناقص کی زندگی کے باعث طالب کو حق تعالیٰ سے ہٹائے رکھتے ہیں، جہاں دل کی جمعیت اور ہدایت ہو بے توقف ادھر رجوع کرنا چاہیے اور شیطانی وسوسہ سے پناہ مانگنی چاہیے۔ (مکتوبات شریف حصہ دوم مکتوب نمبر ۶۳)

شرائطِ مرشدِ کامل

اہلِ دل خوب جانتے ہیں کہ دورِ حاضرہ میں طریقت کے نام پر کہیں تو غلط عقائد کے لوگ طریقت و شریعت کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں کہیں شریعت سے کوسوں دور لیکن پیر مغاں بن کر بھولی بھالی امت کو لوٹ رہے ہیں، اسی لیے ہر چہار سلسلہ کے مشائخ نے مندرجہ ذیل شرائط لکھے ہیں، جس میں یہ شرائط موجود ہوں اس کے لیے یقین کیجئے کہ وہ سچا اور صحیح جانشین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ورنہ سمجھئے کہ وہ دین کا ڈاکو اور طریقت کا دشمن ہے۔

اعلیٰحضرت مجدد دین و ملت شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ نے فرمایا کہ بندہ کسی عالم سنی صحیح العقیدہ، صحیح الاعمال جامع شرائط بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دے یہ مرشد خاص جسے پیرو شیخ کہتے ہیں۔ (فتاویٰ افریقہ)

یہی امام اہلسنت مجدد دین و ملت شاہ، احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ مرشد کامل کی چار شرطیں ضروری بیان فرماتے ہیں۔

۱۔ عالم ہونا

دور حاضرہ میں یہ شرط تمام شرائط کی جان ہے جب کہ بے عمل پیروں نے علماء کے وقار گھٹانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی حالانکہ یہ مسلم ہے کہ جاہل کبھی ولی اللہ نہیں بن سکتا، اگر اللہ تعالیٰ کسی امّی (ان پڑھ) کو ولی بنانا چاہتا ہے تو پہلے اسے علم ظاہری سے نوازتا ہے اس کے بعد اس کے سر پر ولایت کا تاج سجاتا ہے، لیکن برعکس ہمارے دور کے پیروں کے کہ ان کے اکثر پیر اور پیر زادے اور سجادہ نشین دینی، اسلامی سے کورے اور جاہل ہیں بلکہ اپنی اولاد کو بجائے دینی علوم کے پڑھانے کے کالج، اسکول، میں ڈگریاں حاصل کراتے ہیں، اور ان پر اس لایعنی، فضول تعلیم پر بے بہا پیسہ بہاتے ہیں فقیر یہاں چند دلائل قائم کرتا ہے جس سے واضح ہوگا کہ پیرو مرشد کا عالم ہونا ضروری ہے، اگرچہ جاہل پیر عابد، زاہد، متقی، پرہیزگار، شب بیدار اور صائم الدہر اس سے عالم باعمل سنی العقیدہ پیر افضل و اعلیٰ ہے۔

۱۔ انسانی مخلوق میں سب سے پہلے پیرو مرشد سیدنا آدم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بنایا گیا جب کہ فرشتوں کی خواہش تھی کہ وہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے چلے آرہے ہیں اس لیے وہ خلافت کے زیادہ حقدار ہیں مگر

اللہ تعالیٰ نے تسبیح والوں کے مقابلہ میں علم والی ہستی کو اپنا نائب بنا کر واضح کردیا کہ محض نیک و عبادت گزار یا شب بیدار ہو جانا کوئی بڑا کمال نہیں ہے بلکہ کمال صاحبِ علم ہونا ہے جو صاحبِ علم و عرفان ہوگا وہی صاحبِ اقتدار و ارشاد اور زمین پر ہمارا نائب ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیائھا (مشکوۃ شریف)

رات کے ایک لمحہ میں علمِ دین کا پڑھنا پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔

فائدہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوسری نفلی عبادتوں کے مقابلہ میں علم دین کا مقام بہت ہی بلند ہے لیکن افسوس کہ علمائے کرام بھی اپنی پونجی ضائع کر رہے ہیں کہ ان میں سے بھی درس و تدریس اور مطالعہ کتب کا ذوق اٹھتا نظر آرہا ہے۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی شریف میں دو مجلسوں سے گزرے تو فرمایا کہ تم دونوں بھلائی پر ہو یعنی اچھا کام کر رہے ہو اور تم دونوں میں سے ایک دوسرے سے بہتر ہے ان میں سے ایک گروہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگ رہے ہیں اور اس کی عبادت میں معروف ہیں اور اس سے لو لگائے بیٹھے ہیں بس اگر وہ چاہے تو ان کو عطا کرے، اور اگر چاہے تو عطا نہ کرے اور دوسرے گروہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ گروہ شریعت کا علم و شریعت کے احکام سیکھ رہا ہے اور ان پڑھوں کو علم پڑھا رہا ہے

"فَھُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِیْھِمْ"

فرمایا بس یہ پڑھنے پڑھانے والے لوگ دوسرے عبادت گزاروں سے افضل و بہتر ہیں اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم کو فروغ دینے والا بنا کر بھیجا

ہے پھر آپ ان علم دین پڑھنے پڑھانے والے گروہ میں بیٹھ گئے،، (مشکوۃ شریف)

فائدہ

اس کی شرح میں ملا علی قاری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ اس واقعہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضور ﷺ علم والوں میں سے ہیں اور علم والے حضور ﷺ سے ہیں،، (مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۱ صفحہ ۲۵۲)

۴۔ ہمارے آئمہ فرماتے ہیں کہ قرآن و سنت میں علماء دین کی جو شان بتائی گئی ہے اس کی رو سے یہ ایک حقیقت مسلمہ ہے کہ

اَلْعُلَمَاءُ اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ الانبیاء

علماء دین انبیاء کرام کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ا صفحہ ۲۲۸)

۵۔ مؤطا امام مالک میں ہے کہ

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ۔

یَابُنی جالس العُلَمَاء وزاحمهم برکبتک فانّ اللّٰه یُحی القُلُوبَ بنورِ الحِکمتہ کما یحی الارض المیتتہ بوابلِ اے میرے بیٹے! علماء کے پاس بیٹھا کرو بلاشبہ اللہ تعالی علم دین کے نور سے دلوں کو ایسے زندہ کرتا ہے جیسے مردہ زمین کو موسلا دھار بارش سے زندہ کرتا ہے۔

(مؤطا امام مالک صفحہ ۷۳۶)

فائدہ

غرض یہ کہ پیرو مرشد کا منصب علماء کے سوا کسی کو زیب نہیں دیتا لہذا جو عالم دین نہیں اس کی بیعت جائز نہیں بلکہ ہوتی ہی نہیں۔

۶۔ صاحب روح البیان آیتِ وسیلہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ۔

واعلم ان الایته الکریم صرحت بالامر بابتغاء الوسیله والابدمنها البتته فان الوصول الی اللّٰہ تعالیٰ لایحصل الا بالوسیله وهی علماء الحقیقته و مشائخ الطریقه(قالی الحافظ قطعه)

طے ایں مرحله بے ہمرہئی خضرمکن
ظلماتست بترس از خطر گمراہی

والعمل بالنفس یزید فی وجودها واما العُمل وفق اشارة المرشد ودلالته الانبیآء والا ولیاء فیخلصها من الوجود ویرفع الحجاب ویوصل الطالب الٰی رب الارباب قال الشیخ ابوالحسن الشاذلی کنت انا وصاحب لی قد آوینا الی المغارة الطلب الدخول الی اللّٰہ و اقمنا فیها ونقول یفتح لنا عداً وبعد غدٍ یانفس لم لا تعدین اللّٰہ للّٰہ ناتعظنا وتبناالی اللّٰہ تعالیٰ وبعد ذالک فتح علینا فلابد من قطع التعلق من کل وجه لینکشف حقیقته الحال۔الخ

یعنی واضح رہے کہ اس آیت کریمہ نے وسیلہ کے طلب کرنے کی صاف طور سے تصریح کی ہے جس سے ہرگز چارہ نہیں ہو سکتا کیونکہ وصول الی اللہ بغیر وسیلہ کے ممکن نہیں اور وسیلہ سے علماء حقیقت اور مشائخ طریقت مراد ہیں، اور نفس کی رائے پر عمل کرنا اس کے وجود کو زیادہ کرتا ہے، لیکن مرشد کے حکم اور انبیاء اور اولیاء کی دلالت پر عمل کرنے سے نفس اپنے اخلاقِ ذمیمہ سے خلاصی حاصل کر لیتا ہے اور حجاب دور ہو جاتے ہیں، اور طالب رب الارباب کے ساتھ واصل ہو جاتا ہے شیخ ابوالحسن شاذلی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں ایک رفیق کے ساتھ ایک غار میں طلبِ خدا کے واسطے گیا اور ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ ہمارا کام کل یا پرسوں تک ہو جاوے گا ایک دن ایک بارعب آدمی ہمارے پاس آیا اور اس کے نعرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ ولی کامل ہے ہم

نے اس کی خدمت میں عرض کی کہ آپ کا کیا حال ہے ؟ اس نے کہا کہ اس شخص کے حال کا کیا پوچھنا جو کہے کہ میرا کام کل یا پرسوں تک بن جاوے گا اے نفس تو اللہ کی مدد کی اللہ ہی کے واسطے کیوں نہیں کرتا اس سے ہم ہوشیار ہو گئے اور اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی، اس کے بعد ہماری مشکل آسان ہو گئی بے شک برگزیدہ لوگوں کی صحبت میں شرفِ عظیم و سعادت عظمٰی حاصل ہوتی ہے۔

فائدہ

یہ ہیں صاحب روح البیان امام محمد اسماعیل حقی حنفی رحمتہ اللہ علیہ جو ترکوں کے دور میں پایہ کے مفسر ہیں، جن کی تفسیر پر علمائے احناف وصوفیہ کو ناز ہے یہی وجہ ہے کہ اس تفسیر سے وہابی، دیوبندی، ناخوش ہیں، کہ یہ اپنی تفسیر میں مرشد کے دامن کو پکڑنے پر زور دیتے ہیں، دیکھئے فقیر کا ترجمہ فیوض الرحمٰن مع مقدمہ،، یہ حضرت بھی پیرومرشد کے لیے عالم ہونا شرط لگاتے ہیں، اس کے باوجود اگر کوئی کسی جاہل اور بے عمل کا مرید ہو کر جہنم میں خود چھلانگ لگاتا ہے تو فقیر اویسی غفرلہ کیا کر سکتا ہے،، اختیار بدست مختار

۷۔ حضرت عارف رومی قدس سرہ نے فرمایا۔

نقرب جچو دو سوئے الہ
سرپیچ ازطاعت و ہیچگاہ

ترجمہ: حضور ﷺ نے فرمایا کہ پیرومرشد کے وسیلے سے خداتعالیٰ کا قرب تلاش کرو اور اسکی اطاعت سے کبھی بھی سر نہ پھیرو،

۲۔ زانکہ اوبہر خار راگلشن کند
دہدہ ہر کور را روشن کند

ترجمہ۔ کیونکہ پیرومرشد ہر کانٹے کو باغ بنا سکتا ہے اور ہر اندھی آنکھ کو روشن کر سکتا ہے۔

فائدہ

پیرو مرشد قرآن و سنت کی تعلیمات و ہدایات کے ذریعے تمہاری ہر مشکل کا حل بتا سکتا ہے اور وہ ہر اندھی آنکھ (ہدایت سے محروم چشم) کو شریعت و طریقت کے نور سے روشن کر سکتا ہے۔

۷۔ یاعلی رضی اللہ عنہ ازجملئہ طاعاتِ راہ
برگزیں تو سایئہ خاص إلٰہ

ترجمہ: اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ! راہِ حق کی تمام عباد توں میں خاصانِ خدا تعالیٰ کے سایہ (صحبت میں رہنے) کو ترجیح دو۔

فائدہ

حضور اکرم ﷺ بہ ظاہر حضرت علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے خطاب فرما رہے ہیں لیکن در حقیقت سبق اپنی امت کو دے رہے ہیں کہ جس قدر عباد تیں اطاعتیں اور ریاضتیں ہیں ان میں سے سب سے افضل اطاعت و عبادت علماء حق کی صحبت میں رہنا ہے لہذا تم ان کی خدمت میں رہنے اور ان کے زیرِ سایہ عمر بسر کرنے کو ترجیح دو۔ علمائے حق اہلسنت کے عقیدہ کا عالمِ دین مراد ہے لیکن یہ اکثر بے چارے حسد کا شکار ہیں اسی لیے عوام میں ان کی قدر و منزلت نہیں دوسرا طمع و لالچ میں گرفتار ہیں رسمی پیر اگرچہ وہ بھی ایک دنیادار آدمی ہے لیکن اپنے رکھ رکھاؤ میں سیانہ ہے عوام میں خود کو ولی اللہ بنا کر دکھانے کی بڑی مہارت رکھتا ہے، خدا تعالیٰ ہمیں صحیح اور سچے رہبر و مرشد نصیب فرمائے (آمین)

۸۔ حدیث شریف میں ہے

أھل القرآن عرفاء اھل الجنتہ نقلہ الیسوطی فی الجامع الصغیر

قرآن کے علم والے جنتیوں کے سردار ہیں۔ (صفحہ ۱۱ ج ۱)

فائدہ

اس کی شرح میں امام عبدالروف مناوی فرماتے ہیں کہ جنت میں انبیاء علیہم السلام تمام جنتیوں کے امام و مقتدی ہوں گے اور علماء دین جن کے سینے علوم قرآن کے خزینے ہیں، انبیاء علیہم السلام کے بعد لوگوں کے سردار راہنما ہوں گے۔

۹۔ حدیث میں ہے کہ اهل القرآن اهل اللّٰهِ وخاصته
قرآن کے علم والے، اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔ (جامع صغیر جلد ا صفحہ ۱۱۰)

فائد

امام عبدالروف مناوی اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اپنے علم کے ذریعے قرآن کے الفاظ و معانی اور اس کے احکام کی حفاظت کرنے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا علماء ہی اولیاء اللہ ہیں اور خاصانِ خداوند ہیں "هُم اولیاء اللّٰه المختصون به (الخ)

یعنی وہ اولیاء اللہ ہیں جو اس لقب (اہلِ قرآن) سے خاص ہیں، حدیث شریف کے لفظ "اہلِ قرآن،، منکرین حدیث (پرویزی ٹولہ) بن جاتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ہمارے لیے مژدہ بہاؤ ہے یہ ان کا بغلیں بجانا غیر مقلدین کی طرح ہے جو اہلحدیث کی تو تو سن کر اپنے میں پھولے نہیں سماتے حالانکہ نہ یہ مراد ہیں نہ وہ۔

خلاصہ یہ کہ سنی عوام ایسے شخص کو اپنا مرشد بنائیں جو قرآن کے علوم کو سینوں میں لیے ہوئے اس کی عبادت و معنی اور احکام کا محافظ ہو یعنی جو علوم قرآن کو سیکھ کر دوسروں کو سکھاتے ہیں اور اس کی تعلیمات کو اپنے علم و عمل کے ذریعے فروغ دیتے ہیں، ان کا دامن پکڑ لو اور ان کی صحبت کو تمام

عبادات پر ترجیح دو۔

۱۰۔ مولانا رومی نے فرمایا۔

ہر کسے در طاعتے بگریختند

خویشتن را مخلصے انگیختند

ترجمہ : ہر شخص کسی نہ کسی کی پیروی میں پناہ لیتا ہے اور اپنے لیے نجات کی صورت نکال رہا ہے۔

۲۔ تو برو درسایئہ عاقل گریز

تارہی زاں دشمن پنہاں ستیز

ترجمہ : بھاگو عالم باعمل مرشد کے سایہ میں ہو جاؤ تاکہ تم اس چھپ کردار کرنے والے دشمن سے امن میں رہو، یعنی انسان کا ایک شیطان ایسا دشمن ہے جو خفیہ اور پوشیدہ گھاتوں سے انسان پر چھپ کر وار کرتا ہے، اس کی خفیہ گھاتوں سے انبیاء علیہم السلام واقف ہیں ان کے وارثین علماء دین یعنی علماء حق جو قرآن و سنت و تعلیمات مصطفےٰ علیہ السلام سے کماحقہ، واقف ہیں مرشدین کاملین ہیں اور شیطان خبیث کی خفیہ گھاتوں سے باخبر ہیں لہٰذا ایسی ہستی کا دامن پکڑ لو اور اس کی سایہ کرم میں ہو جاؤ۔

۳۔ از ہمہ طاعات اینت لائق است

سبق یابی برہرآں کو سابق است

ترجمہ : یہ تمہارے لیے تمام طاعتوں سے زیادہ مناسب ہے، تم پر پیش قدمی کرنے والے سے آگے بڑھ جاؤ گے،،

یہ حضور علیہ السلام کی تعلیم ہے جو آپ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے اپنی امت کو دے رہے ہیں کہ مرشد پکڑنے کی نیکی تمام نیکیوں سے اہم ہے تم اسے اختیار کرو جو دامن پکڑ لو تو تم پر سبقت کرنے والے

سے آگے بڑھ جاؤ گے یعنی جو لوگ اعمالِ صالحہ کے ذریعے آگے بڑھ رہے ہیں شیخ و مرشد کا دامن پکڑنے اور اس کی ہدایت و تعلیم پر عمل پیرا شخص ان سے آگے بڑھ جاتا ہے۔

نوٹ: فقیر نے پیر کے لیے (عالم ہونا ضروری ہے) دلائل پیش کیے ہیں تاکہ دورِ حاضرہ میں سنّی برادری جاہل اور بے عمل پیروں کے پھندوں سے نکل کر عالم باعمل متقی پرہیزگار باسلسلہ صحیح العقیدہ کے دامن کی پناہ میں آجائیں۔

(وما علینا الاالبلاغ)

ہدایات

بہر حال مرشدِ کامل کا عالم ہونا ضروری ہے جاہل پیر اکثر ہوتے ہوئے خود بھی جہنم کا ایندھن اور مرید بھی ساتھ، ہاں جس خوش قسمت مرشد صاحب کو علم نصیب ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ ان ہدایت پر عمل کرے جو عارف رومی قدس سرہ نے بیان فرمائے چنانچہ فرمایا۔

۱.چو گرفتی پیرہن تسلیم شو،
ہمچوموسئی زیر حکم خضررو

ترجمہ: جب تم کسی کے مرید ہو جاؤ تو خبردار ہمہ تن تسلیم و رضا ہو جاؤ، حضرت موسیٰ کی طرح حضرت خضر کے حکم پر چلو۔

فائدہ

حضرت خضر و موسیٰ علی نبینا علیہم السلام کا مفصل واقعہ فقیر کی تفسیر فیوض الرحمٰن میں پڑھیے کہ اسی سے استدلال کر کے عارف رومی قدس سرہ نے سب سے پہلی ہدایت یہ فرمائی کہ جب تم حضور ﷺ کی ہدایت و تعلیم کے مطابق کسی شیخ کامل و عالم باعمل کے مرید ہو گئے تو ہمہ تن ان کے ہو جاؤ ان کی ہر

بات و ہر ہدایت کو اپنے لیے ذریعہ برکات و نجات سمجھو اور دل و جان سے ان کا فرمان مانو اگرچہ ان کا فرمان بہ ظاہر قابلِ اعتراض ہی نظر آئے۔

۲۔ صبر کن برکار خضر اے بے نفاق
تانہ گوید خضر رو ہذا فراق

ترجمہ : اے خلوص والے، تم مرشد کے ہر کام پر صبر کرو تاکہ وہ یوں نہ کہہ دے کہ جاؤ ہماری تمہاری جدائی ہے۔

فائدہ

علماء عاملین و مشائخ کاملین کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے جس کی تہہ کو مرید شاید نہ پہنچ سکے جیسے حضرت خضر علیہ السلام کے واقعات سے ظاہر ہے جب حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے ان پر اعتراض کیا تو انہوں نے انہیں اپنی صحبت سے الگ کر دیا اور جب ان واقعات کی تہہ میں مضمر حقائق کا انکشاف فرمایا تو وہ اپنی جگہ برحق اور صحیح تھے اسی طرح مرید کو بھی اگر شیخ کی کوئی بات بہ ظاہر قابلِ اعتراض نظر آئے تو اعتراض کرنے کی بجائے اس کی کوئی مناسب تاویل و توجیہ کرے اور اگر تاویل و توجیہ بھی سمجھ میں نہ آئے تو اپنے فہم کا قصور سمجھے شیخ پر اعتراض نہ کرے۔

۲۔ مرشد کو آزمانا نہیں چاہیے

بہت سے بے وقوف فقیر اویسی غفرلہ نے بھی دیکھے ہیں جو مرید ہونے کے بعد مرشد کو اپنی کسوٹی (جہالت) سے آزمانا شروع کر دیتے ہیں یا ان کے امتحان میں لگے رہتے ہیں کہ یہ ولی اللہ ہے یا نہ، حضرت مولانا رومی قدس سرہ چونکہ اس منزلہ کے بہت بڑے عارف ہیں وہ نصیحت فرماتے ہیں کہ

"مرید کو کبھی بھی اپنے پیرو مرشد کا امتحان نہیں لینا چاہیے، اسے آزمانا نہیں چاہیے کیونکہ وہ نائب رسول ﷺ ہے اور اسے آزمانا اس کی توہین ہے اور شیخ کی توہین کرنا مرید کے لیے تباہی و بربادی اور ہلاکت کے سوا کچھ نہیں چنانچہ فرماتے ہیں۔

شیخ را کہ پیشوا ورہبر است
گر مرید ے امتحاں کرد او خراست

یعنی شیخ جو پیشوا اور راہبر ہے اگر کوئی مرید اس کا امتحان کرے تو گدھا ہے۔

فائدہ : ایسا مرید جو شیخ کو آزمائے گدھے کی طرح احمق و بے عقل ہے وہ دراصل اپنا نقصان کر رہا ہے اور اسے گدھے کی طرح اپنے نقصان و حرمان کا کوئی احساس نہیں۔

اور بھی بکثرت ہدایات ہیں جنہیں فقیر نے رسالہ ثبوت بیعت شرعی میں تفصیل سے عرض کیا ہے، یہاں بتانا یہ تھا کہ پیرو مرشد کا عالم ہونا ضروری ہے، اگر عالم باعمل ہے کہ مستحبات تک ترک نہیں کرتا تو یہی عارف ہے یہی حقیقت میں ہے معرفت کا شناسا جاہل پیر آسمان پر اڑے دریا میں مصلی بچھا کر چلے وہ ولی اللہ نہیں شعبدہ باز ہے۔

لطیفہ

فقیر اویسی غفرلہ کے شاگرد صاحب پیری مریدی کے دھنی ہیں جب میں نے انہیں کسی شرعی غلطی پر ٹوکا تو کہا استاد جی میں نے آپ سے ظاہری علم میں تھوڑا پڑھا تھا لیکن علم معرفت۔۔۔ میں نے ہنس کر سنایا۔

بہر رنگے کہ خود ہی جامہ می پوش
من انداز قدت راخوب می شناسم

یہ سن کر بہت شرمایا اس کے بعد ناراض رہا مریدوں کو کتنا استاد صاحب ظاہر نہیں ہے، یونہی فقیر اویسی غفرلہ کے بہت سے شاگرد فقیر پر ناراض ہیں کہ فقیر انہیں ان کی بے رہروی سے کیوں ٹوکتا ہے۔

الحمد اللہ فقیر اویسی غفرلہ کے ہر سلسلہ (قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، اویسی کے شاہزادگان شاگرد ہیں ان میں بکثرت سادات بھی ہیں تو سلاسلِ طیبہ کے سجادہ نشینان بھی اس سے فقیر کے پر امید ہے کہ یہ حضرات فقیر پر کتنا ہی ناراض ہوں لیکن ان کے مورثین اعلیٰ لجپال ہیں کوئی تو کرم فرمائے گا۔ (انشاء اللہ) جیساکہ دنیا میں بھی وہ اپنے شاہزادگان کے اساتذہ پر نظرِ کرم ہوا اور ہوتا ہے اور ہوتا رہے گا چنانچہ خود امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ مشہور ہے کہ آپ نے دو شہزادوں کو ملا طاہری لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں پڑھنے کے لیے بھیجا پھر خود ملاقات کے لیے تشریف لائے تو ملا طاہر لاہوری کی پیشانی پر شقی لکھا پایا مغموم ہوئے تو شہزادے بھانپ گئے، معلوم کرنے پر ملا طاہر لاہوری کو نہ صرف سعید بنایا بلکہ نگاہِ کرم سے ولی کامل بنادیا (ملخصا) تفسیر مظہری۔

۲۔ پیرو مرشد کے لیے ضروری ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اس کا سلسلہ (قادریہ چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، اویسیہ) متصل ہو، یہ شرط پیرو مرشد کے سلسلہ جو اپنے مریدوں کو مطبوعہ دیتے ہیں لیکن اکثر رسمی پیروں کے پاس یہ اتصال بھی مفقود ہے فقیر کو اجازت ہو جائے تو ستر فیصد پیر منظر عام پر لاکر دکھادوں۔

۳۔ شیخ سنی العقیدہ ہو اگر کسی بد عقیدہ کے ہاتھ لگ جاؤ گے تو وہ سیدھا شیطان تک پہنچادے گا۔ یہ شرط اسی لیے ضروری ہے کہ آج کل بہت بڑے بدعتیوں بالخصوص وہابی، دیوبندی، ٹولہ نے پیری مریدی کا جال پھیلا رکھا ہے،

ان سے بچنا نہایت ضروری ہے کیونکہ یہ لوگ بڑے مکار، چالباز، بظاہر شریعت کے پابند اور عجیب و غریب طریقت کے شعبدے دکھا کر اپنے دام تزویر میں پھنساتے ہیں، سنی صحیح العقیدہ کہلوانے میں بھی بہت بڑے استاذ ہوتے ہیں ان کی پہچان سخت مشکل ہے کیونکہ وہ ہر رنگ و روپ دھار لیتے ہیں، چشتی، قادری، نقشبندی، سہروردی اویسی سب کچھ بن جاتے ہیں۔

اعلحضرت بریلوی قدس سرہ' کی کرامت

ایسے بہروپیوں کی پہچان ایک طریقہ سے نہایت آسان ہے وہ اسطرح ہے کہ اس سے پوچھ لیا جائے کہ کیا آپ مولنا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ کو اس صدی ۱۴۰۰ھ کے مجدد برحق مانتے اور ان کی تحقیق عقائد و مسائل کو حق سمجھتے ہیں یا نہ۔ اگر وہ اعلٰحضرت کا نام اقدس سنکر مسرور ہو کر اور ان کی تجدیدی کاوشوں کا قائل ہو تو سمجھنا کہ یہ سچا پیرو مرشد ہے ورنہ یقین کرنا کہ یہ جھوٹا مدعی اور پرلے درجے کا مکار۔

یہ اعلٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ کی ایک کرامت ہے کہ سچے اور جھوٹے پیر بلکہ مومن اور غیر مومن کی پہچان کے لیئے ان کا نام اقدس کسوٹی ہے۔ (رحمۃ اللہ تعالےٰ رحمۃً واسعۃً)

(۴) فاسق معلن نہ ہو یعنی پیرومرشد دینی علوم سے واقفیت کے ساتھ شرعی امور کا پابند اور عامل ہو۔

آج کل یہ بیماری بھی وبائی ہے کہ اکثر پیرومرشد بننے والے علم سے کورے اور فسق و فجور سے بھرپور۔ جسے بھی کسی بزرگ کی اولاد ہونے کا شرف ملا ہے وہی پیر مغاں ہے۔ خواہ وہ شرعی علم اور عملِ صالح نہ صرف کوسوں دور بلکہ الٹا شرعی علم اور عمل صالح نہ کرنے میں ابلیس کا دایاں ہاتھ،

ہوشیار

اے اپنی نجات اخروی اور دین سے شفق رکھنے والے بھائیو! لہٰذا کی بیر دیپوں، جاہل اور بد عمل پیروں کی بیعت ہر گز نہ کرو۔ کیونکہ ایسی بیعت نجات دلانے کی جائے جہنم میں لیجائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

انکے علاوہ اور بھی علامات ہیں سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ جب بندۂ خدا کو دیکھو تو خدا تعالیٰ یاد آجائے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ یونہی مرید کے لئے بھی شرائط ہیں اس لئے میں عدم گنجائش کی وجہ سے نہیں لکھے جارہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف۔ ثبوت بیعت شرعی۔

آخری گذارش

ہمارا کسی سے جھگڑا نہیں ہے صرف شریعت اسلامیہ کے اظہار کیلئے عرض ہے کہ بے عمل پیر اور بد عقیدہ جاہل مرشد کا دامن پکڑنا یعنی مرید ہونا شرعاً ناجائز ہے اگر کسی کا کوئی مرید ہو گیا ہے تو وہ بیعت توڑ دینا ضروری ہے ورنہ قیامت میں جہاں دوسرے بے پیر لوگوں کا زبوں حال ہوگا اس کو بھی ساتھ ہی کیا جائیگا۔ وماعلینا الا لبلاغ۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی

ضلعی نمبر ۴ بہاولپور۔ پاکستان۔

قطب مدینہ پبلشرز

کی جانب سے حضرت علامہ مفتی

فیض احمد اویسی صاحب

کی تین نئی کتابیں منظر عام پر آنے والی ہیں

احسان البیان (قرآن پاک کی تفسیر)

باعمل پیر۔ و۔ جاہل مرید

ٹیلی ویژن دیکھنا کیسا؟

(فتویٰ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!

اِس پُرفتن دور میں بھی ایسے **ولیٔ کامل**

موجود ہیں جو عوام النّاس کے ایمان کی حفاظت کی فکر میں لگے رہتے ہیں انہی **ولی کامل** نے فرمایا کہ روزانہ اس طرح توبہ کرلیا کرو۔

یَا اللہ عزّوجلّ! اگر مجھ سے کوئی کلمۂ کفر سرزد ہوگیا ہو تو اس سے توبہ کرتا ہوں۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

قطب مدینہ پبلشرز

قطب مدینہ پبلشرز کی جانب سے

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان، مصنف اعظم اسلام، شیخ المشائخ حضرت سرکار قبلہ الحاج **فیض احمد اویسی** صاحب زیدہ مجدہ کی ایمان افروز کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

عجب کا عجب	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
جنت کی کنجی	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
جنت کی زبان	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
فضائل قرآن	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
فضائل درود و سلام	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
اوجھڑی کی کراہیت	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
کیا میت کا کھانا جائز ہے؟	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
سہرے کا جواز	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
مسواک اور ٹوتھ پیسٹ	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
کیا دیوبندی بریلوی ہیں؟	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
ٹیلی ویژن دیکھنا کیسا، فتویٰ	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
باکمال ناچنے	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
بے عمل پیر و جاہل مرید	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
احسن البیان حصہ اول	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب
احسن البیان حصہ دوم	مصنف: علامہ فیض احمد اویسی صاحب

ناشر قطب مدینہ پبلشرز۔
موبائل 0320-4027536 کراچی۔

داتا پرنٹرز: 2626300